تبصرہ

MEMON DIASPORA

نصرپوریا میمن جہاں گردی اور برادری، ثقافت اور روایات پر اس کے اثرات

تبصرہ نگار : کھتری عصمت علی پٹیل

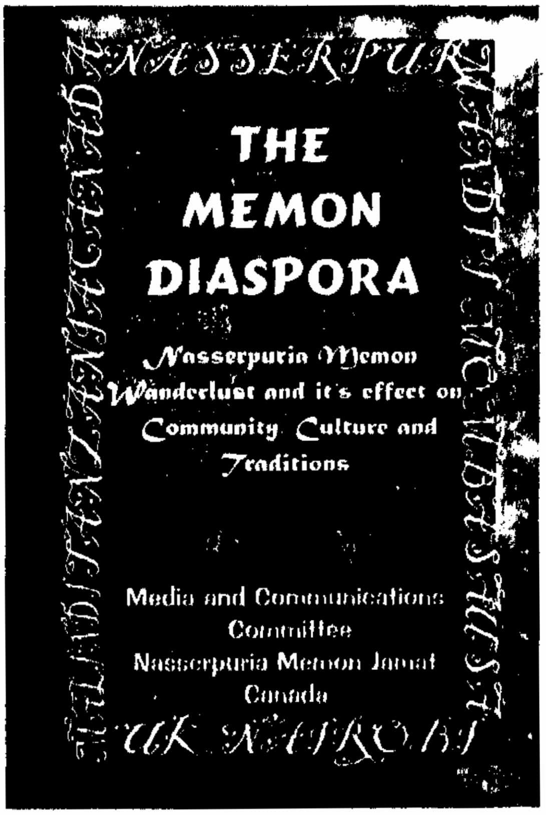

نصرپوریا میمن جماعت کینیڈا نے میڈیا اور کمیونی کیشن کمیٹی کے زیر اہتمام مذکورہ بالا عنوان سے ایک مفید اور بامقصد کتاب شائع کی ہے۔ چونکہ نصرپوریا میمن جماعت کینیڈا نے اس کتاب کو شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا اس لیے اس ملک کے اعتبار سے اس کتاب کو بھی انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔

200 صفحات پر مشتمل یہ کتاب اصل میں پانچ خواتین رائٹرز کی قلمی کاوشوں کا ثمر ہے جنھوں نے اس کتاب کے لیے مفید عمدہ اور تاریخی مضامین قلم بند کیئے ہیں۔ ان خواتین رائٹرز کے نام ہیں : محترمہ شاہین باگھا، محترمہ ازبہ ہاتھیانی، محترمہ فاطمہ نورانی، محترمہ نرگس یعقوب اور محترمہ شاہینہ یعقوب۔

جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ اصل میں میمنوں کا ایک ذاتی اور سماجی حلقہ ہے ان کا اپنا باڈی اسٹرکچر ہے۔ چونکہ یہ کتاب "نصرپوریا میمنوں کی جہاں گردی" پر مبنی ہے اس لیے کتاب کے عنوان یعنی ٹائٹل میں اس کا بھی ذکر ہے اور پھر اس جہاں گردی کے برادری پر اس کی ثقافت پر اور اس کی روایات پر پڑنے والے اثرات کا بھی تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

"میمن ڈائسپورا" نامی اس کتاب کے مضامین پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب جملہ سات ابواب (چیپٹرز) پر مشتمل ہے۔

A walk back through the Past اس کتاب کا پیش لفظ ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ "الحمد للہ آج ہم اس مقام پر کھڑے ہیں جہاں ہم ماضی، حال اور مستقبل کی عکاسی کر رہے ہیں کیونکہ زندگی ایک سفر ہے، یہ کوئی منزل نہیں ہے۔ اگر منزل آجائے تو سفر ختم ہو جاتا ہے مگر چونکہ زندگی مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے یہ آگے بڑھنے کا نام ہے اس لیے اس کا کبھی کہیں اختتام نہیں ہوتا۔

پیش لفظ پڑھنے سے پتا چلتا ہے کہ "نصرپوریا میمن جماعت کینیڈا" کی ایک ادنیٰ سی کاوش ہے جس نے اپنے ماضی اور اپنی تاریخ کو کھنگالنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے پیش لفظ کے مطابق نصرپوریا میمنوں نے برصغیر سے افریقہ نقل مکانی کی پھر مغرب کی طرف چلے گئے۔ اس کتاب میں نصرپوریا میمن

برادری کی روایات، اقدار، ثقافت اور عقائد و نظریات پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ اس کتاب میں نصرپوریا میمنوں کو درپیش مسائل کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

نصرپوریا میمن برادری کی خاص بات یہ ہے کہ اس برادری کے چند افراد بھی کسی علاقے یا شہر میں آباد ہوتے ہیں تو وہاں "نصرپوریا میمن جماعت" ضرور ہوتی ہے۔

اس کتاب کا پہلا باب A Historical Trace ہے جس میں نصرپوریا میمن برادری کی تاریخ کی "تلاش" بیان کی گئی ہے کہ اس برادری کے بڑے کون تھے اور انھوں نے برادری کی کس طرح رہنمائی کی کہ آج برادری کینیڈا میں خوشحال زندگی گزار رہی ہے۔ اسی باب میں میمنوں کے قبول اسلام کا تذکرہ بھی ہے اور ٹھٹھہ سے ہجرت کا تذکرہ بھی۔ یہاں سے میمنوں کے مختلف گروپ بنے جن میں کچھ نصرپور سے ریاست کچھ مانڈوی چلے گئے۔ مانڈوی (بندر) کے حالات کے تذکرے کے بعد اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ لوگ اس علاقے سے شمالی افریقہ کی طرف چلے گئے اور خاص طور سے زنجبار جاکر آباد ہوگئے۔ کتاب میں دیگر افریقی علاقوں میں آباد ہونے کا بیان بھی ہے اور امریکہ و برطانیہ جا بسنے کا تذکرہ بھی۔

اس کتاب کا دوسرا باب ان زبانوں پر ہے جو میمن برادری کے مختلف گروپ بولتے ہیں۔ ان کے گھروں میں الگ بولی بولی جاتی ہے اور تجارت و سوداگری کی زبان الگ ہے۔ تیسرا باب میمنوں کی مختلف رسومات اور رواجوں کے حوالے سے ہے۔ چوتھے باب میں میمنوں کے لباس کا بیان ہے۔ پانچویں باب میں تعلیم کا تذکرہ ہے جس میں دونوں طرح کی تعلیم کا تذکرہ ہے: دینی تعلیم اور دنیاوی تعلیم، چھٹے باب میں میمنوں کے مخصوص کھانوں کا بیان ہے۔ بعض کھانے میمنوں کی خصوصیات ہیں جو صرف میمن گھرانوں میں ہی تیار کیے جاتے ہیں۔ ساتویں باب میں تفریحی اور علمی سرگرمیوں کا تذکرہ ہے۔ ان سات ابواب کے بعد اگلے باب میں مصنفین نے خود سے اور اپنی برادری کے افراد سے یہ سوال کیا ہے: "کیا یہ سفر یہیں ختم ہوجاتا ہے؟"

اس کے بعد کے صفحات میں پہلے سندھی تہذیب کا جائزہ لیا گیا ہے اور پھر نصرپوریا میمن ٹائم لائن کی بات کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ببلوگرافی بھی دی گئی ہے اور آخری صفحات میں مصنفین کے بارے میں کچھ باتیں کی گئی ہیں۔

بہن زینب سالیانی کی بھی میمن رسم و رواج کے بارے میں اس کتاب میں معلومات فراہم کرنے کی کاوشیں شامل ہیں۔

غرض یہ کتاب اپنے حساب سے ایک اہم تاریخی دستاویز تو ہے مگر ایک لحاظ سے میمن تاریخ کا بھی ایک اہم حصہ ہے جو کینیڈا کے ساتھ پاکستان اور انڈیا کے میمن حلقوں میں بھی یکساں طور پر مفید ہوگی اور لائبریریوں کی عمدہ زینت ثابت ہوگی۔

یہ کتاب مجھے کینیڈا سے آئے ہوئے ممتاز شخصیت اور قلمکار جناب حاجی قاسم حاجی عباس کالاوڈوالا نے پیش کی ہے۔